https://ataunnabi.blogspot.com/

WWW.NAFSEISLAM.COM

مالک و مختار نبی

مکتبہ جمال کرم لاہور

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ابتدائیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تقریباً دو سو سال قبل مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تصنیف تقویۃ الایمان کی اشاعت کے بعد ملت اسلامیہ میں انتشار و افتراق پیدا ہوا جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، گھٹتا نہیں ——— حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس جس کو محبوب و مطاع بنایا گیا تھا نہ ختم ہونے والے بحث و مباحثہ کا محور بن گئی ——— یہ ایک عظیم المیہ نہیں، یہ گھر کا رونا ہے ——— جو دل و دماغ ناموس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، وہاں گستاخیاں بسیرا کرنے لگیں، گلشن اجڑنے لگے، باغ ویران ہونے لگے۔

——— امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ابر بہار بن کر آئے، آیات و احادیث کے وہ چمن کھلائے کہ دماغ معطر ہو گئے اور دل روشن ہو گئے ———

پیش نظر رسالہ، مولوی اسمٰعیل دہلوی کی بعض نہایت ہی دل آزار باتوں کا نہایت ہی دل آویز

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جواب ہے۔ محدث بریلوی نے اس تحریر کو اس نام سے معنون کیا ہے:۔

"منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب"

(۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء)

یہ تحریر کیا ہے ایک مہکتا باغ ہے۔ جس کا ایک ایک پھول مشامِ جان و ایمان کو معطر کر کے مست و بیخود کئے دیتا ہے ـــــ اس رسالے میں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے بکثرت آیات و احادیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجبور و بے اختیار نہیں بلکہ اس کے کرم سے حاکم و مختار ہیں ـــــ

کہا جاتا ہے کہ محدث بریلوی نے سیرت پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اللہ اکبر! محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کا تو محورِ فکر ہی سیرت ہے، انہوں نے سیرت کے اُن گوشوں پر قلم اُٹھایا جن کو سیرت نگاروں نے چھوا تک نہیں ـــــ جن فضائل پر سیرت نگاروں نے ایک دو صفحے لکھے محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے کئی کئی تحقیقی مقالے لکھ ڈالے ـــــ ـــــ جب محدث بریلوی سیرتِ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم پر سوچتے ہیں تو اُن کی پروازِ فکر دیدنی ہوتی ہے، جب وہ سیرتِ حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھتے ہیں تو اُن کی روانیِ قلم دیدنی ہوتی ہے، پیشِ نظر رسالہ اس دعوے پر شاہد عادل ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے سیرتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عجیب و غریب بحث کا آغاز کیا ـــــ "مجبور یا مختار؟" ـــــ اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اپنے حلقۂ اثر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنا چاہا ـــــ

کہا جاتا ہے کہ وہ دانا و بینا عالم و فاضل تھے اگر ایسا تھا تو پھر یہ بات ضرور سمجھ میں آنی چاہیے تھی کہ جب ملک کا ایک عام وزیر اور افسر اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں مختار ہوتا ہے بلکہ اختیار کے حوالے ہی سے اس کو وزیر و افسر جانا اور مانا جاتا ہے ـــــ اختیار نہ ہو تو وزیر، وزیر نہیں اور افسر، افسر نہیں ـــــ تو پھر احکم الحاکمین نے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس کو اپنا نائب، خلیفہ، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر بھیجا وہ کیسے مجبور و بے اختیار ہو سکتا ہے؟ ——— یہ بات تو عقلی ہے جو عقل والوں کی سمجھ میں آجاتی ہے مگر جو نقل سے جاننا چاہتے ہیں اُن کے لئے آیات و احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے ——— افسوس صد افسوس ملتِ اسلامیہ نے جس کو اپنا قائد و رہنما سمجھا اس نے خیانت کی اور یچی باتیں نہ بتائیں، حق کو چھپایا اور جس نے سچی باتیں بتائیں اور حق کو عالم آشکار کیا اس کو تیرِ ملامت کا نشانہ بنایا گیا، اس پر تہمتوں کے انبار لگا دیئے گئے ——— یہ ہماری تاریخ کا عظیم المیہ ہے جس کی طرف حق پسند مؤرخین کو توجہ دینی چاہیئے ———

نہ معلوم ہم کو کیا ہو گیا، ہم مدح کے حوالے سے بادشاہوں کے بارے میں اتنے حساس نہیں جتنے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حساس ہیں ——— اُس ماحول میں جہاں قصیدہ گو شعرا بادشاہوں کی شان میں اور اپنے ممدوحین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے، توحید کے کسی پرستار نے ان کی زبان کو لگام نہ دی اور کسی نے کفر و شرک کا حکم نہ لگایا ——— ایک دنیوی بادشاہ کے لئے مُنہ سے نکلنے والی ہر نا معقول بات حق و صحیح سمجھی گئی بلکہ اس کو تاریخ و ادب کا حصہ بنا دیا گیا مگر جب بات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدح کی آئی تو سچی باتیں بھی کڑوی معلوم ہونے لگیں ——— اہلِ دانش اور اہلِ ادب کے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے ———

مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممدوح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثنا میں رطب اللسان ہیں، جو کچھ کہتے ہیں، وہی کہتے ہیں جو قرآن و حدیث میں موجود ہے ——— وہ عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے، وہ قرآن و حدیث سے ہٹ کر کوئی بات نہیں کرتے، یہی ان کا خاص امتیاز ہے ——— ملتِ اسلامیہ کو اُن سے دُور رکھنے کے لئے یہ بات مشہور کر دی گئی کہ وہ قرآن و حدیث سے واقف نہیں تھے، مگر سچی بات دیر تک چھپی نہیں رہتی، ظاہر ہو کر رہتی ہے ——— علمِ تفسیر و علمِ حدیث میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا پایہ بہت بلند تھا، عُلمائے عرب نے ان کو مُفسّر و مُحدّث مانا ہے۔ چنانچہ شیخ حمدانی ومشقی الجزائری نے محدث بریلوی کو "المفسّر" "المحدث" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۸۸)

اسی طرح شیخ یسین احمد الخیاری نے "امام المحدثین" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۲۰۷)

مُحدّث بریلوی کے درس و مطالعہ میں پچاس سے زیادہ کُتب حدیث رہتی تھیں (اظہار الحق الجلی، ص ۲۴ - ۲۵) ―― جامعہ ملیہ یونیورسٹی کے اُستاد ایس۔ ایم خالد الحامدی اپنے مقالہ' ڈاکٹریٹ میں علم حدیث میں پاک و ہند کے عُلما کی خدمات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے ایک باب مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کے لئے مختص کیا ہے۔ اور چالیس سے زیادہ علم و حدیث پر تصانیف کا ذکر کیا ہے ―― مولانا منظور احمد صاحب (امام مسجد رحمانیہ، کراچی) مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے سے کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے والے ہیں۔ ―― مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علم حدیث کے حوالے سے دو تین کام اور ہوتے رہیں ―― علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الجامع الرضوی کے عنوان سے چھ مجلدات پر مشتمل ایک عظیم مجموعے کا بیڑا اٹھایا تھا جس میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اور دیگر عُلماء کی تصانیف سے استفادہ کر کے ایسی احادیث شریفہ جمع کی جائیں جن پر مذہب حنفی کی عمارت کھڑی ہے۔ اس منصوبے کی پہلی اور دُوسری جلدیں تیار ہو گئی تھیں۔ دُوسری جلد کتاب الطہارت اور کتاب الصلوۃ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو چکی ہے، پہلی جلد کا مخطوطہ جو کتاب العقائد سے متعلق ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کی عنایت سے ملا ہے۔ مُفتی مُحمّد عبد القیوم ہزاروی' رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی طرف سے اس کی تدوین و تخریج اور طباعت و اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں ―― ایک اور اہم کام جامعہ نوریہ رضویہ کے فاضل اُستاد علامہ مُحمّد حنیف رضوی نے انجام دیا ہے موصوف رضا دار الاشاعت، بہیری (بریلی) کے بھی ہیں، آپ نے اہم مطبوعات شائع کی ہیں۔ اپنے ایک مکتوب محررہ، ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشکوٰۃ شریف کے طرز پر احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کیا ہے جو کلیتہً فتاویٰ رضویہ کی ضخیم مجلدات پر مبنی ہے۔ یہ مجموعہ فل اسکیپ سائز کے ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے، ابھی کام جاری ہے اور محدث بریلوی کی سینکڑوں دوسرے کتب و رسائل سے استفادہ کرنا ہے اُمید ہے کہ یہ کام دو ہزار صفحات تک پھیل جائے گا ——— فتاویٰ رضویہ کے مآخذ و مراجع میں صرف علم حدیث سے متعلق ۱۰۲ کتابوں کی فہرست تیار ہوئی ہے جو ۲۰۰ مجلدات تک پہنچتی ہے کیونکہ بعض کتب احادیث دس دس اور بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

یہ تمام تفصیلات محض اس لئے عرض کی گئیں تاکہ قارئین کرام کو اندازہ ہو جائے کہ علم حدیث میں محدث بریلوی کا پایہ کتنا بلند تھا جس کو مخالف و موافق سب نے تسلیم کیا ہے لیکن جن کے مزاج میں ضد و ہٹ دھرمی ہے انہوں نے نہ مانا کیونکہ وہ بعض وجوہ کی بناء پر معذور ہیں۔

احادیث شریفہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی باتیں ہیں، محدث بریلوی علیہ الرحمۃ عاشق رسول علیہ التحیۃ والتسلیم تھے، عاشق کو معشوق کی باتیں نہ معلوم ہوں گی تو کس کو ہوں گی؟ ——— اور وہ ہم کو نہ بتائے گا تو اور کون بتائے گا؟ ——— محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے یہ رسالہ لکھ کر ملت اسلامیہ پر احسان فرمایا، آپ نے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح فرمادی کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کریم کے کرم سے مختار ہیں ——— جو چاہیں حکم فرمائیں، جس کو چاہیں عطا فرمائیں، جس کو چاہیں معاف فرمائیں ——— ؎

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبد مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے!

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی، سندھ

۱۶، صفر المظفر ۱۴۱۶ھ
۱۵، جولائی ۱۹۹۵ء

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ○ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○ وَالتَّابِعِیۡنَ لَھُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○

تذییل وتکمیل (عفی عنہ) **اقول** وباللہ التوفیق احکام الٰہیہ دو قسم ہے تکوینیہ مثل احیاء و اماتت و قضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست وغیرہا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمۡ لَھُمۡ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوۡا لَھُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَا لَمۡ یَاۡذَنۡۢ بِہِ اللّٰہُ

کیا ان کے لئے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے ان کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا۔

اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

---

۷ وہ ۱۸۸ احکام شرعیہ تکوینیہ میں کچے وہابیوں کا تفرقہ محض تحکم اور خود اپنے مذہب سے اندھا پن ہے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا — قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی شہادت سُن چکے کہ حضرت امیر و ذرّیۂ طاہرہ اور اتمام اُمّت بر مثال پیران و مُرشدان می پرستند و اُمورِ تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند۔ مگر کچے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اُچھلتا اور اگر کہیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سُوجھتا ہے یہ اُن کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں کچا پن ہے۔ جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اُٹھا دیا پھر احکام میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر اُن کا امام مطلق و عام کہہ گیا کہ

کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے اور نہ اُس کی طاقت رکھتا ہے نیز کہا کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے صاف تر کہا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اُسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے اور آگے اُس کا قول سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا ہے

اس میں وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں[۱۸۹ھ] مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے نیز کہا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتلاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو

[۱۸۹ھ] امام الوہابیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سکھلاتے ہیں صرف بتانے جاننے پہچاننے پہچانتے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُن کے ہیں فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا آخر میں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے انہیں اُن کے اگلوں نے بتلائے ہیں یونہیں طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ تو کیا کوئی کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے اُستاد نے حرام کر دیا۔ نبی کی نسبت اگر یوں کہیے گا تو وہی ذاتی اور عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اُس کا حکم سند جاننے کو اُن افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور انہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی۔

پھر خواہ یوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے

تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دینِ نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ صاف کہہ چکا نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُس کو سوائے مت مانو جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کا حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسول کے فرض و حرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہو گا غرض وہ اپنی دُھن کا پکا ہے و لہٰذا مُحَمَّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینۂ طیبہ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اُس میں شکار وغیرہ منع فرما دیا مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو میں حرم کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہ جا بجا کہتا ہے خُدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکمِ شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پلٹا کھاتے ہیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو مناسب ہُوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکامِ تشریعیہ کی اسناد صریح ہے اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گزشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور اُن کے ذکر سے جب عددِ آیات انصاف عقود سے متجاوز ہو گا تو تکمیل عقد کے لیے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کر پچاس کا عدد پُورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہٖ تعالیٰ پانچ خمسین یعنی ڈھائی سو کا عدد کامل ہو گا ورنہ استیعاب[1] آیات میں منظور نہ احادیث میں مقصود۔ وَاللّٰهُ الْهَادِیْ اِلٰی مَنَاہِرِ النُّوْرِ۔ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر احکامِ تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے و باللہ التوفیق

آیت[1] ۴۶۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ[2] کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو یعنی ملکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان

---

[1] مثلاً یہی احکامِ تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دو ہی یہاں مذکور یونہیں اس مضمون میں کہ خلائق کو موت کے فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اُوپر گزریں قرآنِ عظیم میں ۵ آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم اُن پانچ کو یہاں ذکر کر دیں کہ اوّل پانچ آیتیں کتبِ سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآنِ عظیم سے ہو جائیں آیت ۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔ آیت ۲۔ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ۔ ہمارے رسول ان کے پاس آئے انہیں موت دینے کو۔ آیت ۳۔ وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ۔ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔ آیت ۴۔ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ۔ بیشک آج کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھاتے ہوئے ہیں۔ آیت ۵۔ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ۔ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم آمین ۱۲ منہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہتے ہیں۔

آیت ۴۷ :- الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اُتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف اُن کے رب کی پروانگی سے غالب سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۴۸ :- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اور بے شک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول اندھیریاں[190] کفر و ضلالت ہیں اور روشنی ایمان و ہدایات جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا اور ایمان و کفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکال قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی اس اُمت کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو ربِ عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف بالائے طاق تھا۔ الحمدللہ قرآنِ عظیم نے کیسی تکذیب[191] فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ

پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں غرضیکہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے۔ دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء

---

۹ ف ۱۹۰ ۔ ایمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔

۱۰ ف ۱۹۱ ۔ امام الوہابیہ کی دریدہ دہنی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اس بات کی کچھ گنجائش نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیں یا فتح و شکست دے دیں یا غنی کر دیں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار ہیں مخلصا مسلمانو اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا و رسول کو جھٹلا رہا ہے خیر اسے اس کی عاقبت کے حوالے کیجئے شکر اس اکرم الاکرمین کا بجا لائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رکھے

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ — آپ بیشک جسے چاہیں ہدایت نہیں دیتے۔

وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا ؎

تا خدا ندہد سلیماں کے دہد؟

یہی فرق ہے جسے گم کر کے تم ہر جگہ بہکے۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ — تو کیا بعض کتاب کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

میں داخل ہوئے۔ نسأل اللہ العافیۃ وتمام العافیۃ ودوام العافیۃ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

آیت ۴۹ ؛ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ — لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ اور پچھلوں پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ۔

جسے حرام کر دیا ہے اللہ اور اُس کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت ۵۰: مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِہِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انھیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا۔

ائمہ مفسرین فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبل طلوع آفتاب اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنیٰ بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی اُمیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا اول تو راضی ہو گئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور اُن کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا۔ اُس پر یہ آیۂ کریمہ اُتری۔ اسے سُن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے لہٰذا نکاح ہو گیا۔ ظاہر ہے[۱۹۲] کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصاً جب کہ وہ اُس کا کفو نہ ہو خصوصاً جب کہ عورت کی شرافت خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالا تر ہو بایں ہمہ اپنے حبیب صلی اللہ

الا ۱۹۲ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ فرض نہ ہو

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزت جل جلالہٗ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہی کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی جو بات رسول تمھیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب اُن کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی۔ مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا۔ دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہٰذا ائمہ دین[۱۲] خدا و رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اُس سے اقویٰ ہے جسے رسول نے فرض کیا ہے اور ائمہ محققین[۱۳] تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرما دیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

كَانَ الْإِمَامُ أَبُوحَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ أَكْثَرِ الْأَئِمَّةِ أَدَبًا مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ لَمْ يَجْعَلِ النِّيَّةَ فَرْضًا وَسَمَّى الْوِتْرَ وَاجِبًا لِكَوْنِهِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّةِ لَا بِالْكِتَابِ فَقَصْدُ	یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے اُنہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے

[۱۲] ف ۱۹۳ احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرما دیں وہی شریعت ہے۔

[۱۳] ف ۱۹۳ خدا کا فرض رسول کے فرض کئے ہوئے سے اقویٰ ہے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِذٰلِكَ تَمْيِيْزَ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَمْيِيْزَ مَا اَوْجَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشَدُّ مِمَّا فَرَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِهٖ حِيْنَ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْلَا يُوْجِبَ

تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اُس سے بڑا مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزوجل نے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کردیں جسے نہ چاہیں نہ کریں

اُسی میں بارگاہ وحی و تفریع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا۔

كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ مَاشَاءَ كَمَا فِىْ حَدِيْثِ تَحْرِيْمِ شَجَرِ مَكَّةَ فَاِنَّ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا قَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ لَمْ يَتَجَرَّءْ صَلَّى

یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کی نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم گیاہ اِذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اُس کا کاٹنا جائز کردیا اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِّمَّا حَرَّمَہُ اللہُ تعالیٰ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو ہرگز حضور ایسا نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اُس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

اقول یہ مضمون[۱۲ف۱۹۵] متعدد احادیث صحیحہ میں ہے

حدیث ۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر۔

حدیث ۲: ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں:

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَارَسُوْلَ اللہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر۔

حدیث ۳: صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں:

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِلْبُیُوْتِ وَالْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۲ف۱۹۵۔ اٹھارہ حدیثیں جن میں مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا الاذخر

مگر اذخر۔

نیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوتی۔

اَلثَّانِیْ مَا اَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسُنَّہٗ عَلٰی رَأْیِہٖ ھُوَ کَتَحْرِیْمِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ عَلَی الرِّجَالِ وَقَوْلِہٖ فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ مَکَّۃَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ یُحَرِّمُ جَمِیْعَ نَبَاتِ الْحَرَمِ لَمْ یَسْتَثْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِذْخِرَ وَ نَحْوُ حَدِیْثِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَنَحْوُ حَدِیْثِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا فِیْ جَوَابِ مَنْ قَالَ لَہٗ فِیْ فَرِیْضَۃِ الْحَجِّ اَکُلَّ عَامٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَقَدْ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّفُ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَیَنْھَاھُمْ عَنْ کَثْرَۃِ السُّؤَالِ وَیَقُوْلُ

یعنی شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے رب عزوجل نے ماذون فرما دیا کہ خود اپنی رائے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں۔ مردوں پر ریشم کا پہننا حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اسی طور پر حرام فرما دیا اور اسی طرح حرمتِ مکہ سے گیاہ اذخر کو استثنا فرما دیا اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اذخر کے مستثنیٰ فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ارشاد کہ اگر اُمت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

أُتْرُكُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ اھ باختصار — تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اُمت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پُوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑ دوں۔

اقول یہ مضمون بھی کہ میں نمازِ عشاء کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے۔

حدیث ۴ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَ سُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ۔ — اگر ضعیف کے ضعف، مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نمازِ عشاء کو پیچھے ہٹا دیتا۔

حدیث :- آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔ — اگر کمزور کی ناتوانی، بیمار کے مرض کاجی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرما دیتا۔

وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ بِلَفْظِ لَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حدیث :- آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم نے فرمایا:-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَخَّرْتُ — اگر اپنی اُمت کو مشقت میں ڈالنے کا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّیْلِ۔ — لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَاَخْرَجَهُ ابْنُ جَرِیْرٍ فَقَالَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ

اور ان کے سوا اور احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے:۔

حدیث ۵:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عِنْدَ اَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ

حدیث ۶:۔ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ — ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حدیث ۷:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِیْعُوْنَ — میں ہاں فرما دوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجا لاؤ۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

حدیث ۸:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ — اگر میں ہاں فرما دوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ لاؤ اور

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تَقُوْمُوْا بِہَا لَعُذِّبْتُمْ۔ اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کئے جاؤ۔

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اُسی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بے شک تم نہ کر سکتے۔

پھر فرمایا:۔

ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِہِمْ وَاخْتِلَافِہِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِہِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَہَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں کہ اگلی اُمتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلاف مُراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی جلدی ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اُسے چھوڑ دو۔

وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصَرًا[1] یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اُسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔

یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلا حرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پوچھتے ہیں کہ خدا و رسول نے کس کا کہاں حکم دیا ہے؟ اُن متعوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا و رسول نے کہاں منع کیا ہے؟ جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا۔ تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلس میلاد مبارک و قیام و فاتحہ و

---

[1] ابن ماجہ نے حدیث کا یہ حصہ الگ روایت کیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے نظے ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب **اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد** میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ اٰمِیْن۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْاَحْکَامِ) وَغَیْرِھَا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا

بَابُ اخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ

باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث صحیحین ۲: میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اُن کے ماموں ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہُوا یہ کافی نہیں۔ عرض کی یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم، وہ میں کرچکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا :-

اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ. اُس کی جگہ اُسے کردو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے

خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُونُ لِغَيْرِهِ اِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں

نیز حدیث: صحیحین میں عقبہؓ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حصے میں ششماہہ بکری آئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حال عرض کیا فرمایا :- ضَحِّ بِهَا تم اسی کی قربانی کردو سنن بیہقی میں بسندِ صحیح اتنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رُخصت نہیں۔

(پچھلے صفحہ کے حوالہ جات) ۱۵ ۔ ۱۹۲۶ ایک ہی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ و سوم وغیرہ تمام مسائل بدعت وہابیہ سطے ہو جاتے ہیں۔ واقعہ ۱: ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ششماہہ بکری کی قربانی جائز فرمادی۔ واقعہ ۲: ایک بار عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اجازت کی۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قول صحیح۔

حدیث ۱۱ - صحیح مسلم میں اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت زناں کی آیت اُتری اور اُس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ اور مُردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی:

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّهُمْ کَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ	یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجیے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُن کی میت پر نوحے میں اُن کا ساتھ دینا ضرور ہے۔
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ	سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیئے۔

اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذْهَبِیْ فَاَسْعِدِیْهَا جا اُن کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آکر بیعت کی۔

ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَهَا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْهَبِیْ فَکَافِئِیْهِمْ جا اور اُن کا بدلہ اُتار آ۔

امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص رخصت اُمّ عطیہ کو دے دی تھی خاص آلِ فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنْ یَّخُصَّ مِنَ الْعُمُوْمِ مَاشَاءَ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام سے جو چاہیں خاص

لہ واقعہ اُمّ عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی اجازت تحریر ہے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمادیں یہی مضمون۔

حدیث ۱۲: ابنِ مردویہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے:-

اَنَّھَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ اَبِیْ وَاَخِیْ مَاتَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَاِنَّ فُلَانَۃَ اَسْعَدَتْنِیْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْھَا الْحَدِیْث

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرا باپ اور بھائی زمانۂ جاہلیت میں فوت ہوگئے تھے اور فلاں عورت نے (نوحہ میں) میرا ساتھ دیا تھا اور اب اس کا بھائی مرگیا ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۳: ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انکار فرمایا۔

قَالَتْ فَرَاجَعْتُہٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ ذٰلِکَ

میں نے کئی بار حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے عرض کی آخر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا

حدیث ۱۴: احمد وطبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقت بیعت نوحے کا بدلہ اتارنے کا اذن چاہا فرمایا:-

اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ

جاؤ عوض کر آؤ۔ (بدلہ اتار آؤ)۔

اَقُوْلُ وَظَاھِرٌ اَنَّ کُلَّ رُخْصَۃٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبِھَا لَا

میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ ہر رخصت اس خاتون کے ساتھ خاص ہے جیسے

واقعہ ۱ ایک بار خولہ بنت حکیم کو اجازت فرمادی — واقعہ ۲ یونہیں اسماء بنت یزید کو ایک دفعہ کی پرواگی عطا کی

۳ محتمل ہے کہ یہ بی بی ام عطیہ ہوں لہٰذا واقعہ جداگانہ شمار نہ ہوا۔ ۱۲ منہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شَرِكَةَ فِيهَا لِغَيْرِهَا فَلَا يُعَكِّرُ بِمَا ذَكَرْنَا عَلَى قَوْلِ النَّوَوِيِّ أَنَّ هٰذَا مَحْمُولٌ عَلَى التَّرْخِيصِ لِأُمِّ عَطِيَّةَ فِي آلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَ بِمِثْلِهِ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَلُوا مِنَ التَّعَارُضِ فِي حَدِيثَيِ التَّضْحِيَةِ لِأَبِي بُرْدَةَ وَعُقْبَةَ لَا سِيَّمَا مَعَ زِيَادَةِ الْبَيْهَقِيِّ الْمَذْكُورَةِ فَإِنَّهُ حُكْمٌ لَا خَبَرٌ وَلَا شَكَّ أَنَّ الشَّارِعَ إِذَا خَصَّ أَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلُّ مَنْ سِوَاهُ دَاخِلًا فِي عُمُومِ عَدَمِ الْإِجْزَاءِ وَكَذَا حِينَ خَصَّ عُقْبَةَ فَصَدَقَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ لَنْ تُجْزِئَ أَحَدًا بَعْدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِيَ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْأَعْلَامِ

رخصت دی گئی، اس میں کسی دُوسری عورت کے لئے شراکت نہیں ہے، ہمارے بیان سے امام نووی کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ یہ آلِ فلاں کے بارے میں خاص طور پر اُمِّ عطیہ کے لئے رخصت دینے پر محمول ہے، ایسے ہی حضرت ابوبردہ اور حضرت عقبہ کی روایت کردہ قربانی کی دو حدیثوں کے درمیان تعارض کا اشکال دُور ہو جائے گا، خصوصاً امام بیہقی کی مذکورہ زیادتی کے ساتھ، کیونکہ وہ حکم ہے اور خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ السلام نے حضرت ابوبردہ کی تخصیص کر دی تو ان کے علاوہ ہر شخص ناکافی ہونے کے حکم کے عموم میں داخل ہو گا، اسی طرح جب حضرت عقبہ کی تخصیص فرمائی تو ہر دفعہ یہ فرمان سچ ہو گا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ تحقیق بہت سے اکابر سے مخفی رہ گئی ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۵: طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

واقعہ ۹ اسماء بنت عمیس کو عدت وفات کا سوگ معاف فرما دیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جب ان کے شوہرِ اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا:۔

تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ — تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اس حکمِ عام سے استثنا فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

حدیث ۱۶:۔ ابن السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیامِ نکاح دیا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا:۔

اَمَا تُحْسِنُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاَصْدِقْهَا السُّوْرَةَ وَلَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ بَعْدَكَ مَهْرًا — کیا تجھے قرآنِ عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر دو تیرے بعد یہ پھر کسی اور کو کافی نہیں۔

وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُخْتَصَرًا

حدیث ۱۷:۔ ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری

اور **حدیث ۱۸**:۔ مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلےٰ و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ

اور **حدیث ۱۹**:۔ حارث بن اُسامہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں

واقعہ ۷ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورتِ قرآن سکھانا کافی کر دیا   واقعہ ۸ خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے

بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (وَفِي الثَّانِي) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا (وَفِي الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُكَ عَلٰى خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم، میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

اس کے انعام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرما دی اور ارشاد فرمایا :۔

مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ

خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن عظیم کے حکم عام

وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۰ : صحاح ستہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا ہے عرض کی میں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ اتنے میں خرمے خدمت اقدس میں لائے گئے

واقعہ ۲۰ ایک صاحب کے لئے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا انھیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مُسلمانو! گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سُنا ہو گا سوا دو من خرمے سرکار علیہ التحیۃ والثنا سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہو گیا۔ واللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ کی خلافتِ کبریٰ ہے اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جل جلالہٗ نے گناہ گاروں خطاداروں تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الاٰيَة

گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور آپ شفاعت فرمائیں تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یہی مضمون

حدیث ۲۱: صحیح مسلم میں اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور

حدیث ۲۲: مسند بزاز و معجم اوسط طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

حدیث ۲۳: دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا:

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ

تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے فرمایا:۔

كُلْ أَنْتَ وَعِيَالُكَ تَجْزِئُكَ وَلَا تَجْزِئُ أَحَدًا بَعْدَكَ

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

إِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ

یہ خاص اُسی شخص کے لئے رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ أُخَرُ۔

حدیث ۲۴:۔ صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد میں زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) سالم (غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

أَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ

تم اُسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہو جائے۔

اُم المؤمنین اُم سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا:۔

واقعہ ۲۱ ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی اجازت دی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مَا نَرٰی ھٰذِہٖ اِلَّا رُخْصَۃً اَرْخَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّۃً

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رُخصت حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

حدیث ۲۵: ابن سعد و حاکم میں بطریق عمرہ بنت عبدالرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضمون مذکور مروی کہ اُنہوں نے جب حال سالم عرض کیا

فَاَمَرَھَا اَنْ تُرْضِعَہٗ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُودھ پلا دینے کا حکم فرمایا اُنہوں نے پلا دیا اور سالم اُس وقت مرد جوان تھے جنگِ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اوّل تو عورت کا دُودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اُس سے پسرِ رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۶: صحاح ستہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَیْرِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ

یعنی عبدالرحمٰن بن عوف و زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنھیں ریشمیں کپڑے کی اجازت عطا

واقعہ ۱۱: دو صاحبوں کو ریشمیں کپڑے پہننے کی اجازت فرما دی

واقعہ ۱۲: مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو بحالتِ جنابت مسجدِ اقدس میں رہنا مباح فرما دیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كَانَتْ بِهِمَا فرما دی۔

حدیث ۲۷:۔ ترمذی وابی یعلی وبیہقی میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا

يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ۔

اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۲۸:۔ مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جناب امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی۔ (سرخ اونٹ عزیز ترین اموال عرب ہیں)، کسی نے کہا یا امیر المؤمنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا دختر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی۔

وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهٗ مَا يَحِلُّ لَهٗ۔

اور ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا۔

(یعنی بحالِ جنابت رہنا) اور روزِ خیبر کا نشان۔

حدیث ۲۹:۔ معجم کبیر طبرانی وسنن بیہقی وتاریخ ابن عساکر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اَلَا اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ

سن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال ہے نہ

واقعہ ۱۳۔ کہ حضرات اہلبیت طہارت کو بحالت حاجت ناگزیر مسجد مبارک میں آنا جائز فرما دیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَزْوَاجِهٖ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ اَلَا بَیَّنْتُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا

کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات وحضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیہم وسلم سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرمادیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

هٰذِهٖ رِوَایَةُ الطَّبْرَانِیِّ

حدیث ۳۰: صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

بااینہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔

قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ۔

میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

وَرَوٰی نَحْوَهُ الْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

امام احمد مسند میں فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّکَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ لَهٗ لِمَ تَخْتَمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهٰی عَنْهُ

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگشتری کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

واقعہ ۱۲۔ براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت فرمادی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَرَاءُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ فَقَسَمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَيْ بَرَاءُ فَجِئْتُهٗ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِيْ ثُمَّ قَالَ خُذْ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ كَيْفَ تَأْمُرُوْنِيْ اَنْ اَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

سے ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سامنے اموالِ غنیمت غلام و متاع حاضر تھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تقسیم فرما رہے تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے نظر مبارک اُٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی اور پھر نظر اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اُٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء میں حاضر ہو کر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اُتار ڈالوں جسے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا۔ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

حدیث ۳۱: دلائل النبوۃ بیہقی میں بطریق احسن مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

واقعہ ۱۵۔ سراقہ کو سونے کے کنگن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے پہنائے گئے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

كَيْفَ بِكَ إِذَا لَبِسْتَ سِوَارَيْ كِسْرٰى۔

وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسرے بادشاہِ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے

جب ایران زمانۂ امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسرے کے کنگن کمر بند تاج خدمتِ فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المؤمنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَلَبَهُمَا كِسْرَى بْنَ هُرْمُزَ وَاَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ الْاَعْرَابِيَّ۔

اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسرے بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ الزُّرْقَانِيُّ فِيْ هٰذَا اِسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ وَهُوَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَهٗ تَحْقِيْقًا لِمُعْجِزَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّقِرَّهُمَا فَاِنَّهٗ رُوِيَ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ فَنَزَعَهُمَا وَجَعَلَهُمَا فِي الْغَنِيْمَةِ وَمِثْلُ هٰذَا لَا يُعَدُّ اِسْتِعْمَالًا اھ

علامہ زرقانی نے فرمایا اس میں سونے کا استعمال ہے اور وہ حرام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سراقہ نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے کو ثابت کرنے کیلئے کیا۔ یہ نہیں کہ وہ کنگن پہنے رہے ہوں، کیونکہ مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے پر انہوں نے اُتار دیئے اور مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے گئے اور ایسا عمل شمار نہیں کیا جاتا۔

اَقُوْلُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مِنْ فَاضِلٍ كَبِيْرِ الشَّانِ اِنَّمَا الْمُعْجِزَةُ اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں کہتا ہوں :۔ اے عظیم الشان فاضل (علامہ زرقانی) اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتے! معجزہ تو یہ ہے کہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِاَنَّهٗ يَلْبَسُ سَوَارَيْ كِسْرٰى فَاِنَّمَا تَحْقِيْقُهَا بِلُبْسِهٖ وَاِنَّمَا الْحَرَامُ اللُّبْسُ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْحُرْمَةِ اللُّبْثُ فَالْوَاضِحُ مَا جَنَحْتُ اِلَيْهِ مِنْ اَنَّ هٰذَا تَرْخِيْصٌ وَ تَخْصِيْصٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرَاقَةَ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّمْلِيْكِ فَفَعَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اَرْشَدَ اِلَيْهِ الْحَدِيْثُ ثُمَّ رَدَّهُمَا مَرَدَّهُمَا

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے خبر دی کہ حضرت سراقہ، شاہِ ایران کے کنگن پہنیں گے۔ اس معجزہ کی تحقیق حضرت سراقہ کا کنگن پہننا ہے، اور پہننا حرام ہے، حُرمت کی شرط دیر تک پہنے رہنا نہیں ہے (بلکہ فقط پہننا حرام ہے) لہٰذا واضح وہ بات ہے جو میں نے اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ یہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے حضرت سراقہ کو رُخصت اور خصوصیت عطا فرمانا ہے، حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو انہیں مالک بنانے پر دلالت کرے، لہٰذا امیر المؤمنین نے حدیث شریف کی ہدایت پر عمل کیا، پھر وہ کنگن مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے

حدیث ۳۲: طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے ہے امیر المؤمنین حضرت علی و طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے اپنے بیٹے[1] محمد بن حنفیہ ابو القاسم کا، نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضو

---

[1] واقعہ ۱۶۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اپنا نام و کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کنیت حالانکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی ـــــ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین سے ارشاد فرمایا تھا۔

سَیُوْلَدُ لَكَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ اِسْمِیْ وَكُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَهٗ

عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اُسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اُس کے بعد میرے کسی اور اُمتی کو حلال نہیں۔

؎ شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں علماء را دریں مسئلہ اقوال ست وقول صواب ازیں مقالات آن ست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست وتکنی بکنیت وے اگرچند بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع ومنع ازاں دراں زماں ممنوع قوی تر وسخت تر بود وہمچنیں جمع کردن میان نام وکنیت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولیٰ وآنکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیر اورا جائز نبود اھ

لکن فی التنویر من کان اسمہ محمدا لا بأس بان یکنی ابا القاسم وعللہ فی الدر بنسخ النہی محتجا بفعل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اقول کیف یفید النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذلک کان رخصۃ من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کما سیأتی والمرام یحتاج الی زیادۃ تحریر لا یرخص فیہ عرض المقام واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُّلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَکَ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ فَقَالَ نَعَمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت فرمایا! ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصت تھی۔

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالْحَاکِمُ فِی الْکُنٰی وَالطَّحَاوِیُّ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَۃِ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۳۳: صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجہ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمارداری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا:

اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَّسَہْمَہٗ۔

بے شک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں سنن ابی داؤد میں انھیں سے ہے۔

ضَرَبَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَہْمٍ وَّلَمْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ان کے سوا

واقعہ۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حاضری جہاد سہم غنیمت کا مستحق فرما دیا اور عطا فرمایا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

يَضْرِبُ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرِهٖ — کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا۔

حدیث ۔ ٣٣ کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کر کے بھیجا اُن سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیب کر دیئے اگر کوئی شخص تمہیں ہدیہ دے جائے قبول کر لو۔ عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابو یعلیٰ بن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا — عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں

مسند احمد و سنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ — عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

حدیث ٣٤: صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا اُن کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا:۔

مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ — جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ فریب

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ ثُمَّ اَنْتَ — کی نہیں ہی پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے

بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا — (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کر دو)

یہی مضمون **حدیث ٣٥**: سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

واقعہ ١٨: معاذ بن جبل کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔

واقعہ ١٩: ایک صاحب کے لئے بیع میں خیار مقرر فرما دیا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَذَكَرَ قِصَّةً وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ و امام شافعی علیہ الرحمۃ اور بروایت اصح میں امام مالک وغیرہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعثِ خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے۔

حدیث ۳۶: مشہور میں ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔

فِيهِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ كُلُّهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَعَنْ مُعٰوِيَةَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ۔

خود اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ فِي سُنَنِهِ باایں ہمہ اُم المؤمنین عصر کی دو رکعتیں پڑھا کرتیں۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ أَرْسَلُوْهُ إِلَىٰ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا بَلَغَنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا۔

علما فرماتے ہیں یہ اُم المؤمنین کی خصوصیت تھی سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔

واقعہ ۲۰، کہ اُم المؤمنین کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَالَہُ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ خَاتِمُ الْحُفَّاظِ السُّیُوْطِیُّ فِیْ اُنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ
ثُمَّ الزُّرْقَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمَوَاھِبِ

حدیث ۳۷ :۔ صحیحین و مسند احمد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان میں اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا

اور **حدیث ۳۸** :۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس

اور **حدیث ۳۹** :۔ احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابونعیم و بیہقی میں ضباعہ بنت زبیر

اور **حدیث ۴۰** :۔ بیہقی و ابن مندہ بِطَرِیْقِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ حضرت جابر بن عبداللہ

اور **حدیث ۴۱** :۔ احمد و ابن ماجہ و طبرانی میں جدۂ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدیٰ بنت عوف

اور **حدیث ۴۲** :۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیک وسلم)، واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی فرمایا :۔

اَھِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔

احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگا لے کر الٰہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں گی۔

نسائی نے زائد کیا :۔

واقعہ ۲۱ :۔ ایک بی بی کو احرام میں شرط لگا لینا جائز فرما دیا

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فَاِنَّ لَكِ عَلٰى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ — تمہارا یہ استثناء تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا۔

ضباعہ سے زائد کیا کہ فرمایا:۔

فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰى رَبِّكِ عَزَّوَجَلَّ۔ — اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلاً مقبول ومعتبر نہیں۔ بَلْ وَافَقَنَا عَلَى اخْتِصَاصِهٖ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ كَالْخِطَابِيِّ ثُمَّ الرُّوْيَانِيِّ كَمَا فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِيْ لِلْاِمَامِ الْعَيْنِيْ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حَتّٰى كَر

حدیث ۲۴:۔ مسند[24] امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے:۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ — یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔

ان کے سوا امام جلیل جلال سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے ہیں کہ فقیر نے ان تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوْهٍ يَطُوْلُ اِيْرَادُهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

واقعہ ۲۴:۔ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرما لیا کہ دو نمازیں نہ پڑھے گا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی تَوَاتُرِ الْاِیْمَانِ - تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالائی دربارہ تحریم مدینہ طیبہ جملہ اکاون احادیث ہیں جن میں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیلِ وہابیہ و تضلیل و تجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصودِ عام رسالہ کے ملائم ہیں انہیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایک سو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبی کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى	بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان
كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا	کرنا مقرر فرما دیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو
الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ	تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح
	میں بھی احسان برتو۔

اَحْمَدُ وَالسِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

لہٰذا میرا خامۂ تیغبار نجدی شکار اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات وہابیہ پر احسان کے لئے یہ بچا سا شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جلائل احکام تشریعیہ کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تؤیید و تکمیل ہیں لکھتا ہے ان میں مؤیدات تفویض کی تقدیم کیجئے کہ اس مبحث کا سلسلہ ہے وباللہ التوفیق۔

حدیث ۱۹۶[۴۲]:- حدیث صحیح جلیل سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت بیہقی کُلُّهُمْ بِطَرِیْقِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ فَعَنْ سُفْیٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ خُزَیْمَةَ کہ حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا فَلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلٰی مَسْأَلَتِہٖ لَجَعَلَہَا خَمْسًا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسح موزہ کی مدت تین رات مقرر فرمائی ہے اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ راتیں کر دیتے۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا:۔

وَلَوِ اسْتَزَدْنَاہُ لَزَادَنَا

اگر ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ مانگتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدت اور بڑھا دیتے۔

دوسری روایت طحاوی میں ہے:۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ لَیَالِیْھِنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَلَوْ اَطْنَبَ لَہُ السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِہٖ لَزَادَہٗ

بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مدت مسافر کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک رات دن کر دی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور زیادہ مدت عطا فرماتے۔

بیہقی کی روایت اخریٰ یوں ہے:۔

وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ مَضَی السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِہٖ لَجَعَلَہٗ خَمْسًا

خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدت کے پانچ دن کر دیتے۔

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں۔ لاجرم امام ترمذی نے اسے روایت کرکے فرمایا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے:۔

وَھُوَ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ فَاِنَّمَا الْمَخْرَجُ الْمَخْرَجُ وَالطَّرِیْقُ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الطَّرِيقُ حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجُدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَطَالَ الْإِمَامُ ابْنُ دَقِيقِ الْعِيدِ الْكَلَامَ فِي تَقْوِيَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَالذَّبِّ عَنْهُ فِي كِتَابِهِ الْإِمَامِ وَأَثَرَهُ الْإِمَامُ الزَّيْلَعِيُّ فِي نَصْبِ الرَّايَةِ فَرَاجِعْهُ إِنْ شِئْتَ ؎

؎ اعظم ما يرتاب به فيه رواية البيهقي عن الترمذي عن البخاري لا يصح عندي لانه لا يعرف لابي عبد الله الجدلي سماع من خزيمة

ع وتلك شكاة ظاهر عنك عارها : فان مبناه على ما ذهب اليه هو رحمه الله من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والصحيح الاجتزاء بالمعاصرة هو المنصور وعليه الجمهور كما افاده المحقق على الاطلاق فى فتح القدير وقد اطال مسلم فى مقدمة صحيحه فى الرد على هذا المذهب لا جرم ان لم يكترث به تلميذه الترمذى وحكم بانه حسن صحيح وكذا حكم بصحته شيخ البخارى امام الناقدين يحيى بن معين اقول على انه لو سلم فقصواه الانقطاع وليس بقادح عندنا وعند سائر قابلى المراسيل وهم الجمهور ثم لا عليك من دندنة ابن حزم ان الجدلى لا يعتمد على روايته فان الرجل فى الجرح والوقيعة كالاعمين السيل الهجم والبعير المغتلم حتى عد الترمذى من المجاهيل والجدلى فقد وثقه الامامان المرجوع اليهما احمد بن حنبل وابن معين فما هو ابن حزم وايش ابن حزم بعد هذين وهو متفرد فيه لم يوافقه احد بهذا القول الا ترى ان البخارى انما اعله اذ اعله بانه لم يعرف سماع الجدلى الا بانه علة الجدل وقد صحح له الترمذى وقال فى التقريب ثقة والله تعلم ؁ منه

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقول یہ حدیث صحیح حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا تو کدِ بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ دن کر دیتے۔ اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا كَمَا لَا يَخْفٰى اور یہاں جزم خصوص سے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث ۱۴۷:- مالک و احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ — اگر مشقتِ امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں

علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَهٗ فِی التَّيْسِيْرِ وَغَيْرِهٖ

احمد و نسائی نے انہیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ بِوُضُوْءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاكٍ — امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں ان پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

اقول:- امر دو قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ۔ دوسرا ندبی جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيَّ اَحْمَدُ عَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی جس کا مقتضے

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرضیت ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردۂ عزت کے گرد ظنوں کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نَصَّ عَلَيْهِ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ حَيْثُ اُطْلِقَ فِي الْفَتْحِ۔

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشاداتِ کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی اُمت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر اُنکی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

حدیث ۱۴۸:۔ مالک و شافعی و بیہقی اُن سے اور طبرانی اوسط میں امیر المؤمنین مولٰے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ۔

مشقت اُمت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک اُن پر فرض کر دوں۔

حدیث ۱۴۹:۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم: مسواک کرو کہ مسواک مُنہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کرتی ہے۔ جبریل جب میرے پاس حاضر ہوتے مجھے مسواک کی وصیت کی۔

حَتّٰى لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَفْرِضَهٗ عَلَيَّ وَعَلٰى اُمَّتِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُهٗ عَلَيْهِمْ

یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھ پر اور میری اُمت پر مسواک فرض کر دیں گے اور اگر مشقت اُمت کا خوف نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا۔

اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

یہاں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہیں:۔

حدیث ۱۵۰:۔ طبرانی و بزار و دار قطنی و حاکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ (زادغیر الدارقطنی) کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ

مشقتِ اُمت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کر دیا ہے یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی اُمت پر فرض کر دیا۔

حدیث ۱۵۱، ۱۵۲:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ

مشقتِ اُمت کا خیال نہ ہو تو اپنی اُمت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ کِتَابِ السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ مَکْحُوْلٍ مُرْسَلًا

یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمائی۔

حدیث ۱۵۳:۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا بِالْاَسْحَارِ

مشقتِ اُمت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرما دیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اُٹھ کر مسواک کریں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِی السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

مشقتِ اُمت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ
کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں اور نمازِ عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دوں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَرَوٰى عَنْ زَيْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ كَحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْاَوَّلِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَى الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَحَدِيْثِ زَيْدٍ هٰذَا

وَفِيْهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔
یعنی میں وضو میں مسواک فرض کر دیتا اور نمازِ عشاء آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِلَفْظِ

لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء دیر کر کے پڑھیں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

حدیث ۱۵۶ ۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِي الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ۔
اُمّت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء آدھی رات کو پڑھیں۔

اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث ۱۵۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

لَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسُقْمُ السَّقِيْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔	اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک مؤخر کریں۔

اَلنَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ںالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَرَّتْ رِوَايَةُ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ وَاَبِيْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۸ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ۔	مشقتِ اُمت کا اندیشہ نہ ہو تو میں اُن پر فرض کر دوں کہ عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

---

[1] سبب هذا انه صلى الله تعالى عليه وسلم اخر ذات ليلة صلاة العشاء حتى ابهار الليل او ذهب عامة الليل ونام النساء والصبيان فجاء فصلى وذكره كما وردمبينا فى احاديث ابن عباس وابى سعيد وابن عمر وانس وعائشة وغيرهم رضى الله تعالى عنهم وسبب حديث السواك اتيان ناس عنده صلى الله تعالى عليه وسلم قلحا فقال استاكوا لا تاتونى قلحا لولا ان اشق على امتى لفرضت عليهم السواك عند كل صلاة كما بينه الدارقطنى من حديث العباس رضى الله تعالى عنه فهما حديثان ربما افرزهما ابوهريرة وربما جمع وكذلك غيره رضى الله تعالى عنهم وان اتفق ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم هو الذى قال مرة هكذا وتارة جمع فالتعدد اظهر واكثر والله تعالى اعلم ۱۲ منه دامت فيوضه

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعالیٰ عَنْہُ وَمَرَّۃً اُخْرٰی لِاِبْنِ مَاجَۃَ کَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ خَالِیَۃً عَنِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۹: صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت سورۂ احزاب کی نسبت ہے:

وَجَدْتُّھَا مَعَ خُزَیْمَۃَ الَّذِیْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھَادَتَہٗ بِشَھَادَتَیْنِ

وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی

حدیث ۱۶۰[1]: کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ دار بنا کر بھیجتے وقت ان سے ارشاد فرمایا:

اِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ بَلَاءَکَ فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ قَدْ رَکِبَکَ مِنَ الدَّیْنِ وَقَدْ طَیَّبْتُ لَکَ الْھَدِیَّۃَ فَاِنْ اُھْدِیَ لَکَ شَیْءٌ فَاقْبَلْ۔

مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین متین میں ہو چکیں اور جو کچھ دین تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے میں نے تمہارے لئے حلال طیب کر دیے جو تمہیں تحفے دے دے لے لو۔

سَیْفٌ فِیْ کِتَابِ الْفُتُوْحِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۶۱: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمًا۔

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے معاف فرما دی۔ روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔

لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

---

[1] یہاں تک اٹھاون حدیثیں تفویض احکام کی مفیدات و مؤیدات مذکور ہوئیں آگے صرف مستندات جلیلہ ہیں۔ ۱۲ منہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوئی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرمادی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف رحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العلمین جل جلالہ' وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۱۶۲: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے فرمایا:۔

مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا۔ — زنا کو کیسا سمجھتے ہو۔

قَالُوْاحَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَحَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔ — عرض کی حرام ہے اُسے اللہ و رسول نے حرام کردیا۔ تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۳: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنِّیْ اُحَرِّمُ عَلَیْکُمْ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَةِ — میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی یتیم اور عورت۔

اَلْحَاکِمُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۴: صحیحین میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اُنہوں نے سالِ فتح مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ — بے شک اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کردیا ہے شراب اور مُردار اور سُور اور بتوں کا بیچنا۔

حدیث ۱۶۵: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ۔ نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بے شک نشہ کی ہر چیز میں نے حرام کردی ہے

اَلنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ١٤٦: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اسے حرام مانو۔

لہ فائدہ: ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوَصَابِیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ كُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِہَا كُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔ اقول وَسَعِیْدٌ وَاِنِ اتُّہِمَ فَالْمُحَقَّقُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَا یَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ كَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّہَمٍ مَا لَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْقَرَائِنِ الْحَاكِمَۃِ بِہٖ كَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ كَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَثْبَتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُكْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْہَادِ الْكَافِ فِیْ حُكْمِ الضِّعَافِ۔ اس حدیث لعلہ اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاویٰ فقیر العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی مجلد پنجم کتاب مسائل شتّٰی میں مذکور۔ وَاللّٰہُ الْہَادِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الْاَسْعَدِ ١٢ منہ

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلٰكِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اُسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

یہاں فــ[۱۹۵] حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کیا اور فرمادیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

اقول مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو ارشادِ علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول کے فرض سے اشد و اقوی ہے۔

حدیث ۱۹۷: جُہیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں ؎

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ ۔۔۔ فَبُوْرِکْتَ مَهْدِیًّا وَبُوْرِکْتَ هَادِیَا

شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَةِ بَعْدَمَا ۔۔۔ عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیَا

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضور تصدیق کئے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لئے دینِ اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے۔

اِبْنُ مَنْدَۃَ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ۔

فــ[۱۹۵] حرام دو قسم ہے ایک خدا کا حرام اور ایک رسول کا اور دونوں یکساں ہیں۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں صراحۃً[199] تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہوتی ہے، ولہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں:۔

قد اشتہر اطلاقہ علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ شرع الدین والاحکام۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لئے کہ حضور نے دین متین و احکام دین کی شریعت نکالی۔

اسی قدر کو بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آگیا۔ ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف امر و نہی و قضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ

امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتنی حدیثوں میں وارد جن کے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآن عظیم نے جو ارشاد فرمایا:

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا۔

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

کہ امر و نہی و قضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم مجھے تو ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح[200] وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کرکے کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔

ف۱۹۹ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

ف۲۰۰ امام الوہابیہ کا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانو! للہ انصاف اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ وکمالاتِ رفیعہ ودرجاتِ منیعہ جن میں زید وعمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں سب یک لخت اڑا دیئے [۲۰۲] سب لوگوں سے حضورِ سید اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقف ہیں اور لوگ غافل۔ تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں تو امتیوں سے بھی امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○

مسلمانو! دیکھا یہ حاصل ہے اُس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاکم ہیں صاحبِ فرمان ہیں، مالکِ افتراض ہیں، والیِ تحریم ہیں۔ سُن او سرکشِ احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مسلمان کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کئے ہوئے ہیں۔ شرع کے محرمات تُو نے حرام کر دیئے ہیں جن پر زکوٰۃ نہیں اُنہیں تو نے معاف کر دیا ہے۔ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کردہ ہے۔ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام احکامِ خدا کے مثل ومساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہٰذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گداز وآہن گداز ان گستاخانِ چشم بند ودہن باز کے دل وجگر کے پار کر دیا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

---

[۲۰۱] امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وکمالات یک لخت اُڑا دیئے۔

[۲۰۲] امام الوہابیہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نبی سے کچھ اصلاً امتیاز نہیں اور اُمتیوں میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں علامہ شہاب خفاجی پر کر نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاہِیْ فَلَا اَحَدٌ ۔ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمِ

"ہمارے نبی صاحب امر و نہی تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں"۔

مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّہٗ لَا حَاکِمَ سِوَاہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ حَاکِمٌ غَیْرُ مَحْکُوْمٍ الخ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذَکَرَہٗ فِیْ فَصْلِ جُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ تذئیل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی احادیث تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں اگر کوئی چاہے انہیں اور اس بیان تذئیل کو ملا کر احکام تشریعیہ کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام مُنْیَۃُ اللَّبِیْبِ ۱۳۱۱ھ اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ (عقلمند کی آرزو کہ تشریع محبوب کے ہاتھ میں ہے) موسوم ٹھہرائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن

ف ۲۰۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم تنہا حاکم ہیں عالم میں نہ اُن کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم۔

Click
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari